

# جامع اور موثر تحریکی کام کا خاکہ

جناب نعیم صدیقی صاحب

(۲)

کچھ نئے تجربات کے خاکے۔

۱۔ دو چار، دس افراد کے وفد کا کسی شہری یا دیہی علاقے میں دعوت و رابطہ کے لیے نکلنا۔ ایک دن، یا دو دن یا تین دن کے سفر کا پروگرام۔

نمازوں کے بعد مساجد میں تقاریر (خدا کے واحد کی پرستش کی تلقین، رسول اللہ کی فرمانبرداری، رزق حرام سے اجتناب، زبان، لہجہ، پیسے اور دماغ سے ظلم یا شرارت کرنے سے اجتناب، مالی، دماغی اور جسمانی قوتوں سے قربت داروں اور پڑوسیوں اور عام انسانوں کی خدمت و بہبود کے کام کرنا)۔  
— بستیوں محلوں میں خاص خاص لوگوں سے مختصر ملاقاتیں اور حکیمانہ دعوتی گفتگو۔ (اس کام کے لیے ہر بڑی جماعت اپنے ہاں گروپ بنائے)۔

۲۔ کبھی کبھی دو تین گاؤں کے درمیان — اچھے موسم میں — دو روزہ یا سب روزہ دعوتی و تربیتی کیمپ لگانا۔ کیمپ کے ارد گرد کے دیہات میں گروپوں کا جانا، مساجد میں نماز پڑھنا، اپنے تربیتی کیمپ کے درس میں شرکت کی دعوت دینا، لوگوں سے تعارف اور تعلق پیدا کرنا۔

۳۔ اس دوران میں اپنے کھانے پینے کے انتظامات خود کرنا اور ڈیوٹیائی تقسیم

کر لینا۔ شامیلانے کا انتظام۔ رات کو پہرے کا انتظام۔ روشنی کا اچھا انتظام۔ لیے کیمپ کے شرکا خاص تعداد میں ہونے چاہئیں۔ شہروں کے اندر بھی، خاص خاص مقامات ایسے مل جاتے ہیں جہاں اس طرح کے کیمپ کا قیام مفید ہو سکتا ہے۔

پر دگرام میں مقامی ضروریات اور شرکا کے نشوونما کے مطابق تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

۵۔ مختلف شہروں و دیہی علاقوں میں فری آئی کیمپوں کا انتظام کرنا۔

۶۔ شہروں اور قصبوں کے ہسپتالوں میں نوجوانوں کے تعاون سے مریضوں کی بھونائی سے

ڈیوٹیاں دینا۔ کام کا آغاز بعض بعض مقامات پر ایک ایک ہسپتال سے کیا جاتے کم سے کم گروپ تین افراد کا ہونا چاہیے۔ کام یہ ہو کر۔

— جتنے بازاروں میں ممکن ہو، مریضوں کے پاس جا کر حالات معلوم کیے جائیں۔

اظہارِ ہمدردی کیا جائے، خاص تکالیف یا ضروریات معلوم کی جائیں۔

— ڈاکٹرز یا اسٹور سے کوئی معاملہ متعلق ہو تو تنگ و دو کی جائے۔

— بازار سے کسی چیز کو منگوانے کی ضرورت ہو تو وہ پوری کر دی جائے۔

— مریضوں اور تیمار داروں کو بعض دعاؤں کی تلقین کی جائے۔

— بیماروں اور تیمار داروں میں سے جو پڑھ سکتے ہوں ان کو حسب ضرورت

لٹریچر فراہم کیا جائے بلکہ ہو سکے تو مختلف وارڈوں میں کتابوں کا ایک سیٹ

رکھا جائے۔

— اور خاص خاص رسائل و اخبارات جاری کر دیئے جائیں۔ اس غرض سے

لیے ایک مخصوص رسالہ تیار کر کے پھیلا یا جائے۔

۱۔ جماعت کے ارکان + کارکن + اسلامی جمعیت + طلبائے عربیہ + خدمتِ خلق کا جذبہ رکھنے والے شریف النفس افراد۔

۵۔ دعوت بذریعہ خط و کتابت۔

رشتہ داروں، ہم عمروں، خاص خاص قابل طالب علموں، دستوں وغیر ہم کو نہایت درجہ اخلاص و محبت اور دردمندی سے دعوت الی اللہ کا پیغام خطوط کے ذریعے دیا جائے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ واعظانہ رنگ سے ہٹ کر ادا کیا جائے۔

۵۔ مختلف تقریبوں پر خوبصورت تہنیتی کارڈ برائے دعوت۔

مثلاً عید الفطر، عید الاضحیٰ، حج، محرم اور ربیع الاول کے مواقع پر۔ دینی تاریخ کے خاص خاص ایام اور قومی دنوں (مثلاً یوم پاکستان) کے مواقع پر، عیسائیوں کو بھیجنے کے لیے کرسمس یا ایسٹر کے مواقع پر۔ عبارتی خوبصورت ہوں، مختصر ہوں، دعوتی ہوں، حالات مر بوط ہوں سادہ سی خوشنما ڈیزائننگ ہو۔

یہ کام مختلف صنعتی جماعتیں کریں تاکہ کل پاکستان قسم کی یکسانی نہ پائی جائے۔ ہمارے بعض سماجی، علمی اور خدمتی ادارے اور بعض خاص افراد بھی بطور خود اس تدبیر کو اختیار کر سکتے ہیں۔

۵۔ شادی بیاہ کے موقعوں پر پارچاٹ یا تحائف دینے میں خیال رکھا جائے کہ کچھ نہ کچھ دعوتی لٹریچر ضرور دیا جائے۔ ازدواجی زندگی کے متعلق، اخلاق کے متعلق، ادعیہ و اذکار کے متعلق، نپردے کے متعلق، خاندانی فضا میں اسلامی قدروں کے غلبے کے متعلق اچھی چیزیں چھانٹ کر دی جاسکتی ہیں۔

قرآن، ترجمہ قرآن، تفہیم القرآن، مجموعہ ہائے احادیث، سیرت کے متعلق کوئی اچھی کتاب، قصص انبیاء اور دیگر اچھے موضوعات پر اچھے لکھنے والوں کی تصانیف بھی پیش کی جاسکتی ہیں۔

نوٹ:- تفہیم القرآن کے سٹیٹ کے متعلق مجھے یہ اندیشہ ہے کہ بعض گھروں میں یہ محض رنگ میں آرائش کے طور پر رکھ دیا جاتا ہے، لہذا زیادہ تر

صورتوں میں کوئی مختصر سیر دی جاسکتی ہے۔ مثلاً سورہ نور اور سورہ احزاب یا سورہ یوسف کی تفسیریں۔ ایک صورت اس سے بھی آسان اور مختصر یہ ہے کہ کسی چھوٹی سورت، کسی ایک آیت (مثلاً آیت الکرسی) یا چند آیات کا متن مع ترجمہ از تفہیم القرآن خوبصورت لکھ کر فریم کر دیا جائے اور اس کے نیچے تفہیم القرآن کا حوالہ لکھ دیا جائے۔

۵۔ اسی طرح کسی رخصت ہونے والے دوست یا عزیز، غیر ممالک میں رہنے والے واقف کاروں کو بھی دعوتی مقاصد سے خطوط اور تحائف بھیجے جاسکتے ہیں۔

۶۔ ڈائریاں اور کیلنڈر اور بیچ وغیرہ۔

اب متعدد ڈائریاں اسلامی دعوت کے نقطہ نظر سے چھپنے لگی ہیں اور اسی طرح کیلنڈر بھی۔ ان کو خریدنا یا جانے اور ان کی فادہ سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ اسی طرح بچوں کے لیے ”اللہ“ اور ”اللہ اکبر“ اور ”غلبہ اسلام“ وغیرہ کلمات پر مشتمل بیجز تیار کرائے جاتے رہیں اور مفت یا ارزاں قیمت پر فراہم کیے جائیں۔ گاڑیوں میں لگانے کے خوبصورت سٹیکرز بھی فراہم کیے جائیں۔

۷۔ بچوں کے انعامی مقابلے۔

کالج کی سطح کے طلبہ اور میٹرک اور ملڈل اور پرائمری طلبہ کے درمیان اعلیٰ عام کر کے قرآن، سیرت پاک، حالات صحابہ، تاریخ ملت اسلامیہ، نماز، زکوٰۃ، روزے، حج اور جہاد کے موضوعات پر مختلف شہروں میں مقابلے کرائے جائیں اور مقامی یا ضلعی یا صوبائی امیر کے ناموں سے انعامات تقسیم ہوں۔

۸۔ قابل طلبہ کی حوصلہ افزائی۔

کسی ضلع یا کسی شہر یا اس کے کسی خاص علاقے میں، کسی قصبے میں مختلف مدارس میں اول آنے والے طلبہ کو مع ان کے والدین کے مجلس میں مدعو کیا جائے۔ اور ان کی ضیافت کا انتظام کیا جائے، ان کی حوصلہ افزائی

کی جائے۔

دس سال کی عمر تک کے لائق بچوں کی فہرستیں بنائی جائیں اور ان کو اس طرز کی اخلاقی کہانیاں روانہ کی جائیں جیسی ہمدردنو نہال کے عنوان سے چھپتی ہیں۔ یہ مستقل رابطہ قائم رکھنے کی صورت ہے۔

زیادہ بڑے بچوں کے لیے ایک ورق کے ایک طرف اسلام کے بارے میں اہم معلومات اور دوسری طرف جغرافیائی، تاریخی اور سائنسی معلومات چھاپ کر مالانہ روانہ کی جاتی رہیں۔

قابل طلبہ کی جو فہرستیں تیار ہوں، ان میں سے جن کی ترقی میں مالی مشکلات حاصل ہوں ان کے لیے خاص خاص لوگوں سے مل کر فنڈ حاصل کیا جائے اور مدد دی جائے۔

کالجوں کے جو طلبہ بحث اور تقریر کے ماہر ہوں یا لکھنے میں دستگاہ رکھتے ہوں، ان پر خاص توجہ دی جائے اور ان کو اپنی علمی محفلوں اور ادبی حلقوں میں مدعو کیا جائے۔

۵۔ اپنے زیر اہتمام مدارس میں۔

جو مدارس اپنے زیر اہتمام چل رہے ہوں ان میں پروجیکٹ میتھڈ اختیار کر کے مختلف مہینوں میں مختلف موضوعات پر اردو، انگریزی، جغرافیہ، تاریخ اور حساب میں کام کرایا جائے۔ مثلاً محرم، ربیع الاول، رمضان، ذی الحجہ اور قومی زندگی سے مختلف مباحث، جیسے قرارداد ۱۹۴۷ء اور قرارداد متفادہ اپنے مدارس میں یوم والدین خاص اہتمام سے منایا جانا چاہیے اور اس یوم کو دعوتِ اسلامی کا ذریعہ بھی بنانا چاہیے۔

اپنے مدارس میں اسلامی تہذیب کے مقرر کردہ ان تمام شعائر و اطوار کو رائج کرنے کا اہتمام درجہ اولیٰ ہی سے شروع کر دینا چاہیے جو معاشرے میں کمزور پڑتے جا رہے ہیں۔ آداب احترام، آداب استنجا، تولیے اور رومال

کا استعمال، کھانسی، چھینک اور جاتی کے متعلق اسلامی طریقہ، آدابِ اکل و شرب، افشائے سلام، صفائی کا اہتمام، غلطی کا اعتراف کر کے معافی مانگنا، معافی مانگنے والے کو معاف کر دینا، راستوں میں کوڑا نہ پھیلانا، درختوں اور پھولوں کو نقصان نہ پہنچانا، پڑوسیوں اور ملنے والوں کو اذیت نہ دینا وغیرہ۔

اپنے مدارس میں حسب ذیل اقسام کے انعامات کی تقسیم:-

- ۱- قابلیت
- ۲- حاضری
- ۳- آداب
- ۴- صفائی (جسم، لباس، دانتوں، آنکھوں، ناخنوں، ناک، کتابوں، بالوں کی صفائی)
- ۵- حاضری
- ۶- اسلامی لحاظ سے بہتر مقام (نماز، قرآن، اسلامی مطالعہ وغیرہ)۔

(بغیہ حکمت سید مودودی)

عید کی مبارک باد کے حقیقی مستحق وہ لوگ ہیں جنہوں نے رمضان المبارک میں روزے رکھے، قرآن مجید کی ہدایت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی فکر کی، اس کو پڑھا، سمجھا، اس سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کی اور تقویٰ کی اس تربیت کا فائدہ اٹھایا جو رمضان المبارک ایک مومن کو دیتا ہے۔

(تلخیص کردہ اقتباسات از ترجمان القرآن - فروری ۱۹۶۶ء)